۵۔قال رسول اللہ ﷺ:

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قطع تعلق کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا

(صحیح بخاری، رقم الحدیث 5638)

۱۔ قطع رحمی گناہ کبیرہ ہے اور اس کا ارتکاب کرنے والا اہل سنت و جماعت کے نزدیک تحت المشیۃ میں داخل ہے۔ تحت المشیۃ میں داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یا تو ابتداً اللہ تعالیٰ اس معاف فرمادیں گے اور وہ دوزخ میں نہیں جائے گا، اور یا وہ دوزخ میں جائے گا اپنی سزا کاٹ کر بعد میں جنت میں آئے گا۔

۲۔ اس حدیث مبارکہ میں جو فرمایا گیا ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ابتداً جنت میں داخل ہونے کا مستحق نہیں ہو گا۔۔۔ یا یہ وعید اس شخص کے حق میں ہے جو قطع رحمی کو جائز سمجھتا ہو اور ایسا شخص کافر ہوتا ہے۔

۳۔ قطع رحمی میں اہل قرابت کے حقوق ادا نہ کرنا، ان سے بدسلوکی اور برا معاملہ کرنا یہ سب آتا ہے۔ ہر رشتہ دار کے اس کے نسب کے حساب سے حقوق ہوتے ہیں۔ نسب کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کا اسلامی طریقہ سے کتنا قریبی رشتہ دار ہے
۔

۴۔ اپنے دوستوں اور پڑوسیوں یا اگر ملازمت کر رہا ہو تو دفتر کے ساتھیوں سے بھی بات چیت چھوڑ دینا یا ان کے حقوق ادا نہ کرنا یہ بھی قطع رحمی میں آتا ہے۔

۵۔ رشتہ داروں، دوستوں اور پڑوسیوں وغیرہ سے کوئی چیز لی ہو پھر واپس نہ کرے تو یہ بھی قطع رحمی کے زمرے میں آتا ہے۔

۶۔ رشتہ ناطہ کو توڑ دینا اور رشتہ داری کا پاس ولحاظ نہ رکھنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

۷۔ ایک دوسری حدیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایسا گناہ ہے جس کی سزا نہ صرف آخرت میں ہوگی بلکہ دنیا میں بھی پیشگی سزا کا ہونا بجا ہے۔

۸۔ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ ہر پیر اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور سب مسلمانوں کی مغفرت ہو جاتی ہے سوائے چند مسلمانوں کے جن میں قطع رحمی کرنے والے بھی شامل ہیں۔

۹۔ اللہ تعالیٰ نے کافر والدین سے بھی قطع رحمی سے منع فرمایا ہے۔

۱۰۔ کسی مسلمان کو یہ جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے

۱۱۔ ایک حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ تین دن سے کوئی شخص قطع تعلقی رکھے اور اس حالت میں اس کو موت آئے تو وہ جہنمی ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ ایک سال تک قطع تعلقی کرنے والا اس کے خون بہانے کے برابر ہے

۱۲۔ حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ قطع رحمی کے برعکس صلح رحمی کرنے سے اپنے رزق اور عمر میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ قطع رحمی کبیرہ گناہ ہے جس کا اثر اس دنیا میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ تو ہمیں قطع رحمی سے مکمل پرہیز کرنا چاہیے۔ مختلف قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ قطع رحمی سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتے ہیں۔ تو ہمیں صلح رحمی کرنی چاہیے اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا، اپنی ہمت اور استعداد کے بقدر ان کا مالی تعاون کرنا، ان کی خدمت کرنا اور ان کی ملاقات کے لئے جاتے رہنا۔ رشتہ داروں میں جو زیادہ اقرب ہے اس کا حق مقدم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔